## 50452 ـ رمضان كو دن كے وقت بيوى كى دبر ميں جماع كرنے والے شخص كا حكم

**سوال**

رمضان المبارك ميں ميرى نئى نئى شادى ہوئى تھى، اور ميں اپنى بيوى سے دور رہنے پر صبر نہيں كر سكتا تھا، اور روزے كى حالت ميں جماع كے بغير بيوى سے خوشطبعى كرتا تھا، مجھے احساس تك نہ رہا اور ميں نے دبر ميں وطئى كر ڈالى اور انزال بھى ہو گيا تو اس كا حكم كيا ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

بيوى كى دبر ميں وطئى كرنا كبيرہ گناہ ميں شامل ہوتا ہے، بلكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تو اسے كاہن اور نجوميوں كے پاس جانے كے ساتھ ملايا اور اسے كفر كا نام ديا ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو شخص حائضہ عورت يا عورت كى دبر ميں وطئى كرتا ہے، يا كاہن كے پاس جاتا ہے اس نے محمد صلى اللہ عليہ وسلم پر نازل كردہ ( شريعت ) كے ساتھ كفر كيا"

سنن ترمذى حديث نمبر ( 135 ) سنن ابو داود حديث نمبر ( 3904 ) سنن ابن ماجہ حديث نمبر ( 639 ) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الترغيب حديث نمبر ( 2433 ) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عورت كى دبر ميں وطئى كرنے والے پر لعنت كرتے ہوئے فرمايا:

" جو شخص اپنى بيوى كى دبر ميں وطى كرتا ہے وہ ملعون ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر ( 2162 ) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الترغيب حديث نمبر ( 3432 ) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

مندرجہ بالا احاديث ميں عورت كى دبر ميں وطئى كرنے كى حرمت بيان ہوئى ہے، اور يہ فعل فطرت كے بھى منافى و

مخالف ہے، اور اللہ تعالی کے غیظ و غضب کا موجب و باعث اور امراض کا سبب ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

بیوی کی دبر میں وطئی کرنے والے پر کیا واجب ہوتا ہے ؟ اور کیا کسی عالم دین نے اسے مباح بھی قرار دیا ہے ؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

رب العالمین:

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے دبر میں وطئی کرنا حرام ہے، اور صحابہ کرام اور تابعین عظام وغیرہ میں سے عام مسلمان آئمہ کرام اس پر متفق ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی اپنی کتاب مجید میں فرماتا ہے:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتي ہیں، تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ اور اپنے نفسوں کے لیے آگے بھیجو.

اور صحیح بخاری میں ہے کہ:

یہودی یہ کہا کرتے تھے کہ اگر مرد اپنی کی پچھلی جانب سے اس کی قبل میں وطئی کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، تو مسلمانوں نے اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرما دی:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ اور اپنے لیے آگے بھیجو.

اور حرث یعنی کھیتی بونے والی جگہ کو کہتے ہیں، اور بچہ شرمگاہ میں بویا جاتا ہے، نہ کہ دبر میں .....

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 32 / 267 ).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 1103 ) دیکھیں اس میں عورت کی دبر میں وطئی کرنے کا حکم اور اس کے نفسیاتی اور بدنی برے اثرات بیان کیا گئے.

اور اس کے علاوہ سوال نمبر ( 6792 ) کا جواب بھی دیکھیں اس کی دلائل کے ساتھ اس کا حکم بیان ہوا ہے.

اور سوال نمبر ( 49614 ) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے روزے کی حالت میں خوشطبعی کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے جماع نہ کرے، یا انزال نہ ہو، اور بیوی کے ساتھ روزے کی حالت میں جماع کرنا حرام ہے، تو پھر دبر میں وطئی کرنا اور وہ بھی انزال کے ساتھ ؟ !

دوم:

اور آپ کے اس فعل کی بنا پر آپ کے روزے پر یہ مرتب ہوتا ہے کہ روزہ فاسد ہونے میں تو کوئی شك و شبہ نہیں، جمہور اہل علم نے بیوی کی دبر میں وطئی کرنے والے شخص پر قضاء اور کفارہ واجب کیا ہے، چاہے انزال ہو یا نہ ہو.

اور اس حکم میں آپ کے ساتھ آپ کی بیوی بھی شریك ہے، اور اس پر بھی قضاء اور کفارہ ہے؛ کیونکہ ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس نے آپ کی اطاعت کی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں:

اس میں کوئی فرق نہیں کہ شرمگاہ قبل ہو یا دبر عورت کی ہو یا مرد کی، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا بھی یہ کہنا ہے.... کیونکہ اس نے رمضان کا روزہ جماع کے ساتھ توڑا ہے تو اس پر وطئی کی طرح کفارہ ہے. انتہی

ماخوذ از المغنی لابن قدامہ المقدسی ( 3 / 27 ) اختصار کے ساتھ.

اور سوال نمبر ( 38023 ) کے جواب میں ہے کہ:

" جس نے رمضان المبارك میں دن کے وقت روزے کی حالت میں عمدا اور اختیار کے ساتھ اس طرح جماع کر لیا کہ دونوں شرمگاہیں آپس میں مل گئیں، اور مرد کا عضو تناسل عورت کی شرمگاہ میں غائب ہو گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا، چاہے انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، اسے توبہ کرنی چاہیے اور اس دن کو وہ پورا کرے اور اس پر اس دن کی قضاء اور کفارہ مغلظ ہو گا "

مسلمان شخص کو اللہ تعالی کے تقوی اور پرہیزگاری کی حرص رکھنی چاہیے، اوراس کی حرام کردہ اشیاء سے اجتناب کرنا چاہیے، اور خاص کر اس ماہ مبارك میں جس میں اللہ سبحانہ وتعالی نے صرف تقوی کو پیدا کرنے کے لیے روزے فرض کیے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو البقرۃ ( 183 ).

واللہ اعلم .